سوال

(80) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اولیاء وصالحین کا وسیلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اولیاء وصالحین کا وسیلہ پیش کرے؟مجھے بعض علماء کا یہ قول معلوم ہوا ہے کہ اولیاء کے ساتھ وسیلہ پکڑنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دعاء تو اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے بعض علماء اس کے خلاف ہیں۔اس مسئلہ میں شریعت کا حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

، ہر وہ شخص ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اس سے ڈریں اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے اسے بجالائے اور جس چیز سے منع کیا ہے۔اس سے رک جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أَلا إِنَّ أَولِياءَ اللَّهِ لا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنونَ ٦٢ الَّذينَ ءامَنوا وَكانوا يَتَّقونَ ٦٣... سورة يونس

کے دوست ہیں۔ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے اولیاء کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کی کئی قسمیں ہیں :

1۔انسان کسی زندہ ولی سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اس کے لئے کشادگی رزق بیماری سے شفاء یا ہدایت و توفیق کی اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے۔تو یہ جائز ہے۔جیسا کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے نبی کریم ﷺ سے یہ مطالبہ کیا تھا۔کہ آپ بارش کے لئے دعا فرمایئں

2۔اللہ تعالیٰ سے نبی کریم ﷺ کی محبت آپ ﷺ کی اتباع اور اولیاء اللہ سے محبت کے وسیلہ سے دعاء کرے اور جیسا کہ مذکورہ بالا آیت اس کی قطعی دلیل ہے۔اور وہ منسوخ بھی نہیں ہے امید ہے کہ آپ اس مسئلہ کی مکمل وضاحت فرمایئں گے۔

جواب۔اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کے بارے میں سنت یہ ہے۔کہ اس نے مسببات کو اسباب کے ساتھ مربوط کردیا ہے۔چنانچہ ایجاد نسل کا مباشرت سے ربط ہے فصل کے اگنے کا زمین میں بیج بونے اور اسے پانی کے ساتھ سیراب کرنے سے جلانے کا تعلق آگ سے ہے۔اور غرق کرنے اور تر کرنے کا تعلق

جَعَلنا مِنَ الماءِ كُلَّ شَيءٍ حَيٍّ...٣٠... سورة الانبياء

م جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنایئں''

اور فرمایا

وَأَنزَلنا مِنَ المُعصِرٰتِ ماءً ثَجّاجًا ١٤ لِنُخرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَباتًا ١٥ وَجَنّٰتٍ أَلفافًا ١٦... سورة النباء

ہم نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا۔تاکہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں اور گھنے گھنے باغ''

اور فرمایا

وَنَزَّلنا مِنَ السَّماءِ ماءً مُبٰرَكًا فَأَنبَتنا بِهِ جَنّٰتٍ وَحَبَّ الحَصيدِ ٩ وَالنَّخلَ باسِقٰتٍ لَها [illegible] ١١... سورة ق

، سے باغ وبستان اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہہ بہ تہہ ہوتا ہے۔(یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کے لئے (کیا ہے) اور اس (پانی) سے ہم نے شہر مردہ (یعنی زمین افتادہ) کو زندہ کیا ہے (بس) اس طرح (قیامت کے روز) نکل پڑنا ہے۔''

اور فرمایا

مُ ١١... سورة الانفال

ن سے پانی برسادیا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔''

ر اسی طرح کی دیگر بہت سی آیات ہیں۔جن میں اللہ تعالیٰ نے مادی اسباب اور معنوی و مادی مسببات کو بیان کرکے ان میں ربط کو بیان فرمایا ہے۔یعنی اسباب کو مسببات کا سبب بنادیا ہے۔اور دونوں کا تعلق اللہ تعالیٰ کے خلق اور قضاء وقدر سے ہے۔اسی طرح اللہ نے معنوی اسباب بھی پیدا فرمائے۔جب

[illegible] ٣... سورة ہود

، آیتیں مستحکم ہیں۔اور اللہ حکیم وخبیر کی طرف سے بہ تفصیل بیان کردی گئی ہیں۔''وہ یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔اور یہ کہ اپنے پروردیگار کے لئے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک متاع نیک

، ہود علیہ السلام کے زکر میں فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا۔

ﮩ ٥٢... ہود

میری قوم!اپنے پروردیگار سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمانوں سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا۔اور (دیکھو) گناہ گار بن کر روگردانی نہ کرو۔''

ن نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا :

ل یقوم إنی لکم نذیر مبین ...٢ ...٤ ... سورة نوح

میں تمھیں کھلے طورپ نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ اللہ کی عبادت کرواوراس سے ڈرواور میرا کہا مانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا ۔ جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے ۔ تو تاخیر نہیں ہوتی کاش تم جانتے ہوتے ۔ ''

یٰ نے اپنے انبیاء علیہ السلام سے زکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنی امتوں کو دعوت دیتے ہوئے کہا ۔

...١٠... سورة ابراهیم

(کے بارے) میں شک ہے ۔ جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے ۔ ؟ وہ تمھیں اس لئے بُلاتا ہے ۔ کہ تمہارے گناہ بخش دے اور (فائدہ پہنچانے کے لئے) ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے ۔ ''

الیٰ نے یہ زکر فرمایا ہے کہ منافقوں کی ایک جماعت نے اپنے بھائیوں کے بارے میں یہ کہا جو غزوہ احد میں مارے گئے تھے کہ :

کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا...١٥٦... سورة آل عمران

مارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے ۔ ''

کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ وہ فرمادیں کہ :

ن بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل إلی مضاجعهم ...١٥٤... سورة آل عمران

گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے ۔ ''

الیٰ نے بیان فرمایا کہ قتل نفس اپنے سبب کا مروہن ہے اور ہر مقتول اپنے وقت مقرر کے مطابق فوت ہونے والا ہے ۔ نہ کوئی اپنے وقت مقرر سے پہلے فوت ہوسکتا ہے اور نہ بغیر سبب کے اسی طرح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

قم ١٦٩٣)

ں بات کو پسند کرے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور عمر میں درازی ہو تو وہ صلہ رحمی سے کام لے ۔ ''

راشت کا جسمانی صحت اور بیماریوں کے مقابلے میں خصوصی کردار ہے ۔ جیسا کہ سائل نے کہا ہے ۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور تقدیر کے ساتھ ہے ۔ جیسا کہ پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ۔ اور وہ اس حفاظت و نگہداشت کو نتائج کا سبب بنا دیتا ہے ۔ جیسا کہ اسباب اور مسببات کی ترتیب اس کی قضا اور

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم